Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۷۰ | ۲۴ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ | ۳۱ امان ۱۳۶۰ ہش | ۳۱ مارچ ۱۹۸۱ء | نمبر ۷۳

اخبار احمدیہ

• ۲۹ امان / مارچ ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کا مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو ضعف کی بہت تکلیف ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ ارحم الراحمین و کریم خدا اپنے خاص فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل صحت یابی عطا کرے۔ آپ کے مقاصد عالیہ اور عزائم دینیہ میں الٰہی تصرف سے معجزانہ کامیابیاں عطا کرے۔ اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اب بہتر ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

زائرین مجلس مشاورت کے لئے ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ زائرین کے لئے مشاورت ہال میں جگہ کی مناسبت سے محدود تعداد میں ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔

امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و صدر صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ ان کے حلقوں سے محدود تعداد میں دوست بطور زائر تشریف لائیں تاکہ انہیں ٹکٹ داخلہ کے حصول میں دقت نہ ہو۔

۲۔ جو دوست بطور زائر تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ امیر صاحب یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق ضرور لائیں تاکہ تعارف میں آسانی رہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

حضور ایدہ اللہ کی ملاقات کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت اور بعض دیگر مصروفیات کی وجہ سے تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات بند رہے گی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

سچا اور کامل خدا ربّ العالمین ہے

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں ملکوں اور زمانوں پر محیط ہو رہا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ

(النساء ۱۰۴)

ترجمہ:۔ اور جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر یاد کرتے رہو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ (ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا ہر وقت خدا کا ذکر فرماتے رہتے تھے۔

ملفوظات

"یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہے اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانے کو بے نصیب ٹھہرایا۔"

(پیغام صلح ص ۱۰-۱۱)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ
۳۱ امان ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالم آخرت

جس اللہ تبارک وتعالیٰ خدائے رحیم و رحمان وکریم و جلیل نے اپنے بندوں کو یہ ناپائیدار دنیا بخشی ہے۔ اسی نے ان کو یہ بھی بتایا کہ ایک اور زندگی بھی تمہارے لئے مقدر ہے اور یہ زندگی اس عارضی اور فانی زندگی سے زیادہ یقینی اور قطعی ہے اور یہ زندگی وہ ہے جو اس دُنیا کے بعد انسان کو بخشی جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(البقرہ: ۲۹)

ترجمہ:۔ (اے لوگو!) تم کس طرح اللہ (کی باتوں) کا انکار کرتے ہو؟ حالانکہ تم بے جان تھے پھر اس نے تمہیں جاندار بنایا پھر (ایک دن آئے گا کہ) وہ تمہیں مارے گا پھر زندہ کرے گا (جس کے بعد) پھر تمہیں اس کی طرف لوٹایا جائے گا۔"

اللہ تعالیٰ نے صرف یہی نہیں بتایا کہ مرنے کے بعد دوبارہ ایک زندگی عطا کی جائے گی بلکہ یہ بھی فرمایا کہ درحقیقت آخرت کی زندگی ہی اصل زندگی ہے۔ یہ موجودہ زندگی تو اس حقیقی زندگی کے مقابل پر ہیچ اور لاشے محض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں فرمایا:۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ط وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

(العنکبوت: ۶۵)

ترجمہ:۔ اور یہ دنیوی زندگی صرف ایک غفلت اور کھیل کا سامان ہے اور اُخروی زندگی کا گھر ہی درحقیقت اصلی زندگی کا گھر کہلا سکتا ہے کاش کہ وہ لوگ جانتے۔

اور اس میں کیا شک ہے کہ وہ زندگی جو ہزار دل سال پر مشتمل ہے اس کے مقابلے پر چند سال کی زندگی کیا حقیقت رکھتی ہے جس میں ایک سینکڑہ بھی پورا کرنا کسی کے نصیب میں لکھا ہو۔ جس زندگی کی ہر چیز ناپائیدار عارضی اور لمحاتی ہو۔ اس زندگی پر تکیہ کرنا اور اسے اپنا مقصود و منتہا بنا لینا کسی بھی عقل مند شخص کا کام نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے اس زندگی کو عارضی اور ناکارہ کہا گیا ہے۔ اور یہ مضمون قرآن کریم میں بار بار اور زور دیکر بیان کیا گیا ہے کہ اس دُنیا سے دل نہ لگاؤ کیونکہ مومن کے نزدیک یہ دنیا قید خانہ ہونی چاہیئے۔

قرآن کریم میں ایک جگہ پر ان لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جن پر جنگ فرض کی گئی تو وہ یہ دُنیا چھن جانے سے بُری طرح ڈرنے لگے اور جنگ فرض کئے جانے کے خلاف بات کرنے لگے۔ ان کا ذکر بھی آخرت کی دُنیا کی برتری کے ضمن میں کیا گیا ہے۔ قرآن کریم اس کی تفصیل یوں بیان فرماتا ہے:۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ط قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

(النساء: ۷۸)

ترجمہ: "کیا تجھے ان لوگوں کا حال معلوم نہیں جنہیں کہا گیا تھا کہ تم اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو (لیکن وہ جنگ کی طرف مائل تھے) لیکن جب جنگ کرنا ان پر فرض کیا گیا تو یکدم اُن میں سے کچھ آدمی لوگوں سے اسی طرح ڈرنے لگے جس طرح خدا سے ڈرنا چاہیئے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور کہنے لگے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہم پر جنگ کرنا کیوں فرض کیا ہے۔ کیونکہ تو نے کچھ دیر کے لئے ہمیں (اور) ڈھیل دی۔ تو کہہ دے (کہ) دُنیا کا فائدہ حقیر ہے اور جو تقویٰ اختیار کرے اس کے لئے پیچھے آنے والی (زندگی) بہتر ہے اور تم پر کھجور کی گٹھلی کے اندر کی لکیر کے برابر (بھی) ظلم نہ کیا جائے گا۔"

اس آیت میں یہ مضمون کھول دیا کہ اس دُنیا کا فائدہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو وہ حقیر اور ناقص ہے اس لئے اگر اس دنیا کو چھوڑنے کا سوال درپیش ہو تو آخرت کی زندگی سے کبھی نہ گھبراؤ۔ اور موت کو ہنسی خوشی گلے سے لگا لو کیونکہ یہی ذریعہ تمہارے اس دائمی مسرتوں والی زندگی میں پہنچنے کا ہے۔ لیکن ـــــ اور یہ لیکن ہی سوچنے والی بات ہے کہ آخرت کی زندگی اسی کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔ اور اللہ سے ڈر کر اس کی رضا کی راہوں پر چلتا ہے۔ یہی نکتہ سوچنے کے قابل ہے خدا ہم کو اس کی توفیق دے۔ آمین ۞

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

ہے بے مثال جمالِ محمد عربی — ہے لازوال کمالِ محمد عربی

نہیں کسی کو زمانے میں روشنی پھیلی — چراغِ راہ ہیں آلِ محمد عربی

نبیؐ کے نور سے ہے نور مستعار ان کا — خدا نما ہیں رجالِ محمد عربی

شمال تا بجنوب و ز مشرق تا مغرب — اثر فگن ہے جلالِ محمد عربی

عمل بھی اس پہ کیا آپ نے جو فرمایا — سراپا حال ہے قالِ محمد عربی

قناعت اور توکل رضا بحکم قضا — یہی تھا مال و منالِ محمد عربی

یہ تشنگانِ سومات زندہ ہو جائیں — پلائیں جو آبِ زلالِ محمد عربی

سلیم جیسوں کو بخشا کمالِ گویائی
یہ ہے کمالِ مقالِ محمد عربی

(سلیم شاہجہانپوری (ادیب فاضل منشی کامل) نواب شاہ)

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ

کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ جات۔ چندہ عام۔ حصہ آمد اور جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دے۔ آمین ۞

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلباء اور ان کے مسائل

(مکرم عبدالجلیل صاحب صادق ایم۔ اے ناظم امور طلباء خدام الاحمدیہ ربوہ)

آج کا دور علم اور حکمت اور عقل و دانش کا دور ہے۔ ہر جگہ سے علوم و فلسفہ کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ نت نئی ایجادیں ہو رہی ہیں۔ اور انسان علوم و فنون کے اڑن کھٹولے پر بیٹھ کر فضائے بسیط کی سیر کر رہا ہے۔

آج یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل اور اس کا بے غایت کرم ہے کہ اس ذات پاک نے ہمیں تمیز کیا ہے اور ہمیں مثبت اور تعمیری سوچ سے نوازا ہے۔ گرد و پیش پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ عام طور پر منفی جامد اور کسی حد تک تخریبی سوچ اور انداز فکر کارفرما ہے اور عموماً یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ

فلاں کتاب شجر ممنوعہ ہے۔ فلاں علاقہ ممنوع ہے فلاں جماعت یا گروہ لامساس کی ذیل میں آتا ہے وغیرہ ذالک۔ نتیجۃً ایک ناپختہ ذہن اور نوعمر ابن آدم لاشعوری طور پر اپنے اوپر علم و عرفان اور حکمت و دانش کے دروازے بند کر لیتا ہے۔ اس کی سوچ محدود اور خیالات محصور ہو کر رہ جاتے ہیں اور شدہ شدہ وہ بیمار اور ناقص ذہن متذبذب خیالات اور نیم پختہ شعور کا حامل ہو جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس کی سوچ ناقص اور بیمار ہی ہوگی حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ وسعت نظر پیدا کی جائے اور ؎

ہر شے پہ نظر ڈال یہاں دیکھ وہاں دیکھ
فرصت ہو تو یہ سلسلۂ کون و مکاں دیکھ

اور یاد رکھنا چاہئے کہ کائنات کی ہر شے کا مطالعہ اور فطرت کے ہر راز کی جستجو انسان کا حق ہے اور بقول شاعر ؎

داخلِ باغباں سے کفِ گل فروش تک
بکھرے ہوئے ہیں سینکڑوں عنواں میرے لئے

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں یہ رجحان پیدا ہو گیا ہے کہ تعلیمی قابلیت کے بغیر شہرت و ناموری حاصل کی جائے اور تعلیم کا مقصد محض ڈگریوں کا حصول بن کر رہ گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ معاشرہ تعلیمی انحطاط کی طرف تیزی سے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اس میں کافی حد تک بچوں کی عدم دلچسپی اور غیر سنجیدگی کا بھی حصہ ہے اور ایک وجہ کسی واضح نصب العین کا نہ ہونا ہے۔ اسی لئے عام طور پر طلباء ذہنی انتشار کا شکار ہیں۔ H. E. HAWKES نے اپنے دلچسپ مضمون WHY BOYS FAIL IN COLLEGE? میں بعض امور کی طرف نشان دہی کی ہے۔

مثلاً یہ کہ پرنسپل طلبہ سے گہرا رابطہ نہیں رکھتے۔ طلبہ ایسے مضامین کا انتخاب کرتے ہیں جو ان کی طبیعت کے موافق نہیں ہوتے۔ بعض طلبہ بیمار ہو جاتے ہیں اس لئے محنت نہیں کر سکتے۔ بعض طلبہ والدین کے کہنے پر مضامین کا انتخاب کرتے ہیں۔ کچھ طلبہ محض سیر سپاٹے اور شغل کے لئے تعلیمی اداروں میں داخلہ لیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

یہ تجزیہ کسی حد تک درست ہے لیکن مصنف موصوف نے بھی منفی پہلو مدنظر رکھا ہے اور کامیاب ہونے کیلئے کوئی گُر یا فارمولا نہیں بتایا۔ بہرحال اس کے خیالات اپنے سیاق و سباق کے لحاظ سے مفید ہیں اس سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا نہایت قیمتی کتابچہ "امتحان میں پاس ہونے کے گُر" ہر طالب علم کو مطالعہ کرنا چاہئے۔ اس کتابچہ میں ہر طالبعلم کیلئے بہت سے مفید اور قابل عمل گُر بتائے گئے ہیں جن پر عمل کر کے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

دراصل ہر طالب علم ایک الگ حیثیت رکھتا ہے۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ کسی بھی درس گاہ میں ایک اچھی خاصی تعداد طلباء و طالبات کی ہر سال داخلہ لیتی ہے اور انہیں ایک جیسی سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔ یعنی تدریسی عمل اور دوسرے امور میں ہر طالبعلم برابر کا حصہ دار ہوتا ہے سب کے لئے ایک جیسی فضا اور ماحول ہوتا ہے اسی طرح جملہ طلباء یا طالبات کے لئے تعلیم حاصل کرنے اور امتحان وغیرہ دینے کے لئے ایک جیسی مدت مقرر ہوتی ہے اور سب کا امتحان ایک ہی طریقہ پر لیا جاتا ہے۔

لیکن یہ عجیب بات ہے کہ نتیجہ نکلنے پر ہر ایک طالبعلم کی پوزیشن الگ ہوتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ استعداد، صلاحیت قابلیت اور خداداد ذہانت بڑا مؤثر کردار ادا کرتے ہیں لیکن جہاں تک محنت کا تعلق ہے۔ اس کی ماہیت اور نوعیت میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ پڑھائی کرتے وقت وہ مطلوبہ معیار اور انداز سامنے نہیں رکھا جاتا جو نمایاں کامیابی کے لئے مقصود ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض گذارشات پیش ہیں۔

نمبر۱۔ سب سے پہلے طلباء کو یہ باور کرا دیا جائے کہ وہ دوسروں سے کم تر نہیں۔ [illegible] انہیں یہ یقین دلایا جائے کہ تھوڑی سی محنت اور کوشش سے وہ اچھا نتیجہ دکھا سکتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے تعلیمی اداروں میں اجتماعی طور پر اور انفرادی طور پر بھی یہ چیز مفقود ہے۔ بلکہ اس کے مقابل پر حوصلہ شکنی کا رجحان غالب ہے اس سلسلہ میں متعلقہ اداروں اور افراد کو خاص توجہ دینی چاہئے کہ وہ بداعتمادی اور حوصلہ شکنی کی بجائے خود اعتمادی اور حوصلہ افزائی کو شعار بنائیں اور اس قسم کی حوصلہ افزائی ہر ہر حلقہ میں اور ہر جگہ ہونی چاہئے۔ بچوں کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا یہ ایک مؤثر اور کارگر ہتھیار ہے۔ ترقی یافتہ اقوام نہ صرف اس راز کو پا چکی ہیں بلکہ بڑی کامیابی سے اس پر عمل بھی کر رہی ہیں۔

نمبر۲۔ دوسرے نمبر پر طلباء کے پڑھنے کے طریق کو معیاری اور بہتر بنایا جائے۔ ان کی محنت اور کوشش ثمربار اور کامیاب ہونی چاہئے۔ ان کی IN PUT کے OUT PUT ان کے مطابق ہو۔ اس سلسلہ میں اساتذہ نہایت مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔

بہت سے طلباء کافی وقت صرف کرنے کے باوجود ناکام ہو جاتے ہیں یا اس قدر اعلیٰ نمبر نہیں حاصل کر پاتے جتنی انہوں نے محنت کی ہوتی ہے اور جس قدر وقت صرف کیا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کی محنت OUT OF THE MARK ہوتی ہے

نمبر۳۔ بہت سے اچھے اور ذہین طلباء اپنی پڑھائی اور کارکردگی میں توازن قائم نہیں رکھتے جو ایک یا دو مضامین میں تو اچھی دسترس رکھتے ہیں لیکن دوسرے مضامین کی طرف یا تو پوری توجہ نہیں دیتے یا پھر کسی اور وجہ سے ان مضامین کی طرف راغب نہیں ہو پاتے اور اس طرح عدم توازن کا شکار ہو جاتے ہیں میرے علم میں بہت سے ایسے طلباء ہیں جو محض اس بنا پر سائنس کے مضامین چھوڑنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ اساتذہ کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ طلباء کی مجموعی کارکردگی پر گہری نظر رکھیں تاکہ وہ سارے مضامین میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں ایک مشہور نقاد MATHEW ARNOLD نے اسے BALANCE OF EXCESS ES کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یعنی ہر شعبہ میں اعلیٰ ترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنا۔

نمبر۴۔ طلباء کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ دل جمعی کو اپنائیں یعنی اپنی پوری توجہ اپنے نصاب اور تعلیم کی طرف رکھیں سیاست یا اسی قسم کی اور سرگرمیاں (جو تعلیم کے دائرہ میں نہ آتی ہوں) سے ہر ممکن احتراز کریں اس قسم کی غیر تعلیمی باتوں کے لئے کافی وقت پڑا ہے۔

نمبر۵۔ صحت جسمانی کا بطور خاص خیال رکھیں۔

نمبر۶۔ صحت روحانی کو بھی مدنظر رکھیں۔

نمبر۷۔ اساتذہ والدین اور بزرگوں کا احترام ادب اور فرمانبرداری کو حرز جان بنائیں کیونکہ کہا جاتا ہے۔

بے ادب بے نصیب۔ باادب بانصیب

نمبر۸۔ وقت کو ایک قیمتی دولت خیال کریں اور اسے کسی قیمت پر ضائع نہ کریں

نمبر۹۔ اپنا نصب العین ہمیشہ بلند رکھیں ؎ زندگی کے ابتدائی دور میں بھی کم سے کم عرش تک انسان کو پرواز کرنا چاہئے

نمبر۱۰۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے وسائل اختیار کئے جائیں۔ [illegible] پر یقین کامل ہو اس کی افادیت اور تعریف اور اس کی تاثیر پر مکمل تیقن ہو۔

میں نے اس مضمون کا عنوان (باقی صفحہ ۵)

کیا آپ چندہ عام۔
حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟
ناظر بیت المال آمد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے

(مکرم صفدر حسین صاحب عباسی شاہد مربی سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کی رحمت و قدرت تمام کائنات پر وسیع ہے ہر ایک چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ وہی ہے جس نے زمین و آسمان پیدا کئے۔ آسمان کو سورج چاند ستاروں سے مزین کیا۔ اور زمین پر بھی اپنے روحانی سورجوں اور چاند ستاروں سے اپنے وجود کی جھلک ظاہر کرتا رہتا ہے۔ خدا وہ ہے جس نے ہر زمان و مکان کو اپنے سورج بخشے تا اپنی خلق میں سے کسی کی طرف سے بھی اس پر الزام عائد نہ ہو کہ کیوں اس کے لئے نورِ ہدایت نازل نہ کیا گیا تا وہ ہدایت پاتے۔

چودھویں صدی میں بھی خدا تعالیٰ کا چاند چمکا

اس چاند نے اس سورج سے روشنی حاصل کی ہے جو ہر لحاظ سے مکمل تھا۔ اور جس کی روشنی نہ ختم ہونے والی اور جس کا نور قعرِ ضلالت و ظلمت میں پڑے ہوئے انسانوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے وہ مامور ظاہر ہو چکا جسکا شدت سے انتظار تھا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس مامور کو مانا اور قبول کیا

لیکن بیعت کا اصل مقصد کیا ہے؟ ہم نے اس مامور کو مانا ہے تو ہم میں اور غیروں میں کیا فرق ہونا چاہئے؟ اور دیکھنا یہ چاہئے کہ کیا ہم اس مامور کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ اور کیا اس صورت میں ہم احمدی کہلوانے کے حقدار ہیں؟

آج سب سے بڑا مسئلہ ہماری جماعت میں تربیت کا مسئلہ ہے ہم چاہتے تو یہ ہیں کہ سارا جگ احمدی ہو جائے لیکن وہ جو احمدی ہو چکے ہیں کیا وہ سب ایسے ہیں کہ بطور نمونہ انکو پیش کیا جا سکے۔ نمونہ سے بڑھ کر ذریعہ تبلیغ اور کوئی نہیں۔ زبانی تبلیغ کا اثر اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہمارے قول و فعل کے بیڑے برابر نہ ہوں۔ اگر مامور من اللہ کو ماننے کے باوجود ہمارے قول و فعل میں تطابق نہیں اور اگر نورِ ہدایت کو پا لینے کے باوجود ہم سیدھی راہ اختیار نہیں کر رہے اور دوسروں کو کہیں کہ بھئی تم بھی احمدی ہو جاؤ تو یقیناً وہ یہ جواب دیں گے کہ تم نے احمدی بن کر کونسا کمال کیا ہے۔ مجھ میں اور تم میں کیا فرق ہے۔ جیسا میں بُرا ہوں ویسے ہی تم ہو کوئی تبدیلی تم میں نظر نہیں آئی تو میں احمدی بن کے کیا کروں گا۔

حضرت اقدس ..... نے اپنی جماعت کو بار بار اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے اور اپنے نمونہ کو درست کرنے اور راہِ حق اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں۔

"سو اے وے لوگو!
جو اپنے تئیں میری جماعت
میں شمار کرتے ہو آسمان
پر تم اُسی وقت میری جماعت
شمار کئے جاؤ گے جب سچ
مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم
مارو گے۔ سو اپنی پنج
وقتہ نمازوں کو ایسے خوف
اور حضور سے ادا کرو کہ
گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو
اور اپنے روزوں کو خدا کیلئے
صدق کے ساتھ پورے کرو
ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے
وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج
فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع
نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار
کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر
ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ
کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا
جو تقویٰ سے خالی ہو ہر ایک نیکی
کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں
یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل
بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے
کہ انواعِ رنج و مصیبت سے
تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے
مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار
رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین
تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر
تمہارا آسمان سے پختہ تعلق
ہے"

(کشتی نوح صفحہ ۱۴)

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا تو اس سے یہی غرض تھی کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائے نہیں جاتے تھے وہ دوبارہ اسے قائم کرے۔"

(ایام صلح صفحہ ۱۰۵)

پھر تذکرۃ الشہادتین میں جماعت کو یوں نصیحت فرماتے ہیں۔ "خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے۔ تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۱)

ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے ایسے محب اور محبوب مسیح بخشا کہ جسے اپنی ذات کی کوئی فکر نہیں جو صرف اور صرف یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح مخلوق خدا جو سیدھی راہ سے بھٹک چکی ہے جہنم میں پڑنے سے بچ جائے اپنی دردمندانہ نصیحت میں فرماتے ہیں۔ "اے عزیزو اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو اور اپنے دلوں کو پاک کرو۔ اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔ دوستو تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کیلئے ہو۔ اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤ گے سو ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اپنے آپ کو زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ۔ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۳)

گر امام الزمان کو اپنی جماعت کی اخلاقی حالت کی درستی کا اتنا خیال ہے اتنا درد ہے اس کے دل میں مخلوق خدا کی بھلائی کیلئے تو کیوں ہم باوجود اپنے آپ کو اسکے پیرو خیال کرنے کے اپنی مادی و روحانی حالتوں کی درستگی کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ حضور اقدس ہمارے لئے یوں دعا گو ہیں۔

"میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں سے ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں۔ اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں۔ اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھلائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جنکو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہیں میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔"

(تبلیغ رسالت صفحہ ۶۱)

ہم میں سے بعض یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم احمدی ہوئے ہیں یہ ہمارا بڑا احسان ہے جماعت پر اور اگر ہم جماعت سے تعاون اور وفاداری کا سلوک نہ کریں تو جماعت بکھر جائے تو ایسے بدظن انسانوں کے لئے حضرت اقدس کا یہ حوالہ کافی ہے آپ اپنی تصنیف انوار الاسلام صفحہ ۲۳ میں فرماتے ہیں

"یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ (باقی صفحہ ۵

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا"
(کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری پیاری والدہ محترمہ نواب بیگم صاحبہ مرحومہ

(از مکرم عزیز احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد اٹاوہ کینیڈا)

ہماری والدہ محترمہ نواب بیگم صاحبہ اہلیہ محترم حضرت صوفی محمد فضل الٰہی صاحب قریباً دو سال سے فریش تھیں۔ حالت دن بدن گرتی جارہی تھی بالآخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور وہ ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے کر مورخہ ۵ جولائی کو بعمر قریباً اسی سال کراچی میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والدہ صاحبہ کی پیدائش ایک غیر احمدی گھرانہ میں ہوئی تھی ابھی شکم مادر میں ہی تھیں کہ ان کے والد صاحب کا اور انتہائی کم سنی میں والد صاحبہ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا انہوں نے اپنی بڑی بہن وبہنوئی کے زیر سایہ پرورش پائی جو سخت قسم کے کٹر غیر احمدی تھے لیکن والدہ صاحبہ نے حضرت والد صاحب سے شادی کے بعد حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر شملہ میں بیعت کرلی شادی ذرا چھوٹی عمر میں ہوگئی تھی۔ اس لئے ہمارے والد صاحب نے والدہ صاحبہ کو کھانا پکانا سینا پرونا سکھایا اور اسٹانی رکھ کر اردو انگریزی کی تعلیم دلائی۔ احمدیت قبول کرنے اور احمدی خاندان میں شادی ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بمقابلہ دیگر غیر احمدی رشتہ داروں کے ہماری والدہ پر انعام وفضل نازل کیا۔ اولاد۔ آسودہ حالی اور عزت۔ سب کچھ ہی ملا۔ اس کے مقابلہ میں غیر احمدی رشتہ داروں نے پُر عبرت و پُر حسرت انجام پایا۔ شادی کے ابتدائی سال اپنے سسرال والوں کی از حد خدمت میں گذرے گھر کی سب سے بڑی بہو ہونے کی وجہ سے انہیں بھی خاندان میں ایک مقام حاصل تھا۔ ہماری والدہ صاحبہ کو ہمارے دادا جان حضرت صوفی کرم الٰہی صاحب (یکے از اصحاب ۳۱۳ حضرت اقدس .....) کی خدمت کا خاص موقعہ ملا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ہمارے دادا جان کی دعائیں ہی تھیں جن کی بدولت والدہ صاحبہ کو ہر طرح کی برکت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حج کرنے کی توفیق بخشی اور دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت عطا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ان کی اولاد میں چھ بہن بھائی ہیں جو سب باعزت زندگی گذار رہے ہیں والدہ مرحومہ نے اپنے پیچھے ۲۶ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں افسردہ اور سوگوار چھوڑے ہیں۔ ہم سب ہی احمدیت کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گذارنے کی کوشش میں ہیں تا ہمارا رب کریم ہم سے راضی رہے۔ آمین۔

حضرت والد صاحب نے ریٹائر ہونے کے بعد قادیان میں مکان تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تو ہمارے غیر احمدی رشتہ داروں نے والدہ صاحبہ کو بہت اکسایا کہ لاہور ان کا اصل وطن ہے وہاں ہی مکان تعمیر کریں لیکن انکو قادیان میں رہنا پسند آیا پارٹیشن کے بعد ہمارا مکان واقع دارالبرکات بمعہ ساز وسامان ہاتھ سے گیا تو بھی رشتہ داروں نے طعنہ زنی کی مگر انہوں نے افسوس ظاہر نہ کیا بلکہ نہایت صبر وتحمل دکھایا۔ قادیان میں ہمارے مکان میں کئی دفعہ حضرت اماں جان سیر کرتے کرتے تشریف لائیں اور بڑے کمرے کے بیچ میں تشریف فرما ہو کر ارشاد کیا کرتی تھیں کہ بی بی مجھے تمہارا یہ کمرہ بہت پسند ہے یہاں دونوں طرف سے ہوا آتی ہے۔ قادیان میں حضرت اماں جان اور خواتین مبارکہ سے ملاقات آپ کا روزانہ کا معمول تھا۔ حضرت مصلح موعود کے خطبات درس القرآن اور تقاریر میں ضرور شامل ہوتی تھیں۔ آگرہ وسیرٹھ میں ہمارا ایک عرصہ قیام رہا ارزانی کا دور تھا ایک دو ملازم ہمارے گھر میں ہمیشہ باقاعدہ رہتے تھے۔ لیکن پھر بھی ہمارے ہاں کا کچھ طور طریق ہی ایسا ہے کہ گھر کی مالکہ کو دن میں بمشکل دو گھنٹے ہی آرام کے لئے ملتے ہیں۔ ہمیں اچھے خاصے دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑے پہنائے جاتے اور ہم باہر گرد وغبار سے بھرلاتے مگر مجال ہے جو کبھی ان کی پیشانی پر کوئی شکن آیا ہو ہمیں دیکھتے ہی چہرہ کھل اٹھتا فوراً کھانا خود اپنے ہاتھ سے گرم کر کے اپنے پاس بٹھا کر کھلاتیں پھر اس خلوت میں ماں بیٹے کی باتیں تقریباً ہر بیٹے نے اپنی ماں کے ساتھ یہ لمحات گذارے ہوں گے قربان جاؤں اس مجلس کے کہ شاہانہ دسترخوان بھی اس کے سامنے کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ یہ نا فراموش ہونے والی زندگی کے ایسے گذرے ہوئے واقعات ہیں جن کو یاد کر کے اب دل بیٹھ جاتا ہے دماغ ماؤف ہونے لگتا ہے اور چشم پُر آب ہو جاتی ہے۔

اے اپنے مالک کے پاس جانے والی روح ہمیں علم ہے کہ کس طرح تیرے کمزور وناتواں فانی جسم نے اس ناپائیدار دنیا میں سرد وگرم وقت ہمت وطاقت کے ساتھ گذارا کس طرح تو نے اپنے مولا کی طرف سے دیئے ہوئے علم اور عطا کی ہوئی سمجھ کے مطابق اپنے خالق۔ اولاد اور رشتہ داروں کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کی۔

اس ناپائیدار دنیا کی جدوجہد تیرے لئے ختم ہوئی اب اپنے شریک حیات کے ساتھ حضرت اقدس کے قدموں میں دائمی زندگی گذار اور جب کبھی ہم اس دار فانی کو چھوڑیں تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تیری ہی معیت میں ہمیں بھی اپنے پیارے آقا کے پاس آنے کی توفیق نصیب ہو۔ آمین۔

مورخہ ۶ جولائی کو ربوہ میں میرے نہایت شفیق ومہربان استاد حضرت صوفی غلام محمد صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ حضرت صوفی صاحب کو لمبی صحت والی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ والدہ صاحبہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔

بقیہ صفحہ ۳

"طلباء اور ان کے مسائل" رکھا ہے فی الاصل طلباء کے مسائل تو اس قدر ہیں کہ ان کا مکمل بیان ایک دفتر طویل چاہتا ہے۔ زیر نظر مضمون میں بعض امور کی طرف توجہ دلانے کی سعی کی ہے۔ امید ہے طلباء اس پر عمل پیرا ہو کر کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوں گے۔ ہر طالب علم کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ آئندہ اس نے ہی سب بار اٹھانا ہے اور یہ بار اٹھانے کے لئے زیادہ سے زیادہ ہمت قابلیت استعداد اور صلاحیت اس نے اپنے اندر ہر لحاظ سے پیدا کرنی ہے۔ اور ہر میدان میں نمایاں کامیابی اس کا حق ہے۔ اور اس نے اسے بہر حال حاصل کرنا ہے۔ اور مسلسل ومتواتر اس کوشش میں لگے رہنا ہے کہ کامیابی وکامرانی وسرخروئی ہمیشہ اس کے قدم چومے اور یہ کہ ؎

ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد۔

بقیہ صفحہ ۴

کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی"

(انوار الاسلام صفحہ ۲۳)

رسالہ الوصیت کے صفحہ پر جماعت سے یوں مخاطب ہیں "خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے"

(الوصیت صفحہ ۱۱)

انسان خطا کار ہے انسان غلطی کا پتلا ہے سوائے اس کے جس پر خدا تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل کا سایہ تان لے حضور فرماتے ہیں۔

"تمہارا کام اب یہ ہونا چاہیئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادت الٰہی اور تزکیہ وتصفیہ نفس میں مشغول ہو جاؤ۔ اس طرح اپنے تئیں مستحق بناؤ خدا تعالیٰ کی ان عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہوں گی مگر تم خواہ مخواہ ان پر مغرور نہ ہو جاؤ۔ ہر قسم کے حسد، کینہ، بغض، غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق وفجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو۔ اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

والعاقبۃ عند ربک للمتقین

اس لئے متقی بننے کی فکر کرو

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۲)

درخواست دعا

خاکسار پچھلے لعارضہ کھانسی نزلہ زکام اور بموجب ابتدائی فالج بیمار تھا۔ فالج کا حملہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب نہیں مگر کمزوری۔ کھانسی وغیرہ کافی تکلیف دہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (محمود انور خوشنویس الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انصار اللہ کا دورہ سانگھڑ

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مورخہ ۸ فروری کی دوپہر کو سانگھڑ تشریف لائے درجن کے قریب انصار نے موٹر سائیکلوں پر شہر سے پانچ میل باہر جا کر محترم صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا۔ دوپہر کے وقت آپ نے خاکسار کے چھوٹے بھائی کی دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی۔ تین بجے بعد دوپہر ایک مختصر سا اجلاس ہوا۔ تلاوت اور عہد کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے پون گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے سورہ حٰمٓ سجدہ کی آیات

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ .....

کی پُرمعارف تفسیر فرمائی اور احباب کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔

اجلاس کے بعد شام چار بجے آپ نے ایک چائے پارٹی میں شرکت فرمائی جس میں بہت سے غیر از جماعت احباب مدعو تھے۔ چائے سے قبل آپ نے بعض سوالات کے جواب دیئے۔ چائے پارٹی کے بعد آپ نے مکرم پیر شریف احمد صاحب کے مکان پر چند غیر از جماعت وکلاء سے ملاقات فرمائی۔ وکلاء سے مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات ہوا۔ اس کے بعد شام ساڑھے پانچ بجے آپ حیدر آباد کے لئے روانہ ہو گئے۔

(محمد سلیم ناصر ناظم مجالس انصار اللہ سانگھڑ)

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم ۱۹۸۰ء

امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم کا نتیجہ مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے اس امتحان میں مکرم مرزا عبدالحفیظ صاحب نوشہرہ چھاؤنی اوّل اور مکرم غلام یٰسین صاحب دارالصدر شمالی ربوہ دوم قرار دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ محفوظہ بیگم صاحبہ 963/8 سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم شیخ احمد دین صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 8/30 واقع قصر دارالرحمت ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور بشریٰ ناہید صاحبہ بنت عبدالرزاق صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) طارق محمود صاحب پسر (۲) عائشہ شریف صاحبہ (۳) امۃ المتین صاحبہ دختران۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ بشریٰ ناہید صاحبہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر حسن وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مطالعہ کتب خدام الاحمدیہ

ماہ اپریل کے لئے کتاب "قرآنی انوار" خدام الاحمدیہ کے مطالعہ کے لئے مقرر ہے۔ یہ کتاب مرکز سے ڈیڑھ روپیہ میں مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب شادی

مکرم سعید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکرنڈ کی شادی ۱۲ مارچ ۱۹۸۱ء بروز جمعرات انجام پائی۔ برات سکرنڈ سے گوندل نارم کوٹری ضلع دادو پہنچی اور اسی روز واپسی ہوئی۔

تقریب رخصتانہ سے قبل نکاح کا اعلان ہوا۔ ان کا نکاح پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت چوہدری محمد علی صاحب کے ہمراہ مکرم و محترم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ نواب شاہ نے پڑھا۔ روانگی سے قبل مکرم و محترم محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ حیدر آباد نے دعا کرائی۔

اگلے روز سکرنڈ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مقامی احباب کے علاوہ قریبی جماعتوں کے دوستوں اور غیر از جماعت دوستوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی نماز جمعہ کے ساتھ ہی دعوت ولیمہ کی تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

بزرگان سلسلہ و جملہ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ دینی اور دنیاوی لحاظ سے بابرکت کرے اور ہر دو خاندان کے لئے باعث رحمت کرے۔ آمین۔

(ملک منصور احمد سٹیٹسٹیکل اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ رجسٹرار آفس ہاؤسنگ سوسائٹی نواب شاہ)

ولادت

مورخہ ۲ مارچ ۱۹۸۱ء کو میری چھوٹی بچی عزیزہ امۃ النصیر نصرت اہلیہ ملک منور احمد صاحب طاہر ابن مکرم مولوی محمد سعد صاحب محمود آباد کراچی کو اپنے فضل سے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش نومولود کا نام مظفر احمد طارق تجویز فرمایا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ نومولود کے لئے صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بچہ کو والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔

(بابو محمد حمید احمد حنیفی نواز کورٹ فیڈرل بی ایریا کراچی)

دعوت ولیمہ

مکرم جناب شیخ عبدالرشید صاحب شرما نے اپنے صاحبزادے مکرم انور محمود صاحب شرما کی دعوت ولیمہ کا اہتمام مورخہ ۱۳/۳/۸۱ بروز جمعہ پاکستان انجینئرنگ ورکس شکارپور (سندھ) میں وسیع پیمانہ پر کیا جس میں احمدی احباب کے علاوہ شہر کے ہر طبقہ کے معززین نے شرکت فرمائی۔ مکرم انور محمود صاحب شرما کا نکاح ۲۷/۲/۸۱ کو مسجد نور راولپنڈی میں عزیزہ امۃ الودود صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد احسن خان صاحب کے ساتھ مکرم مولوی انعام الحق صاحب کوثر مربی سلسلہ عالیہ نے پڑھا تھا۔ احباب کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(قریشی عبدالرحمٰن امیر جماعت ہائے احمدیہ اضلاع سکھر، شکارپور، جیکب آباد، سندھ)

باتصویر لٹریچر

شوکت اسلام = -/۱۰۰ فی سینکڑہ :: نصرت اسلام - -/۱۰۰ روپے فی سینکڑہ
تصویری کارڈ ۱ تا ۱۶ -/۱۰۰ روپے فی سینکڑہ :: پاکستان کے درخشندہ ستارے -/۲۰۰ روپے
غیر از جماعت احباب لاہور کے پتہ پر لکھ کر مفت طلب فرمائیں۔

عبدالمالک A-115 علامہ اقبال روڈ۔ لاہور

اکلی برادرز ربوہ، ندیم بکڈپو۔ ربوہ، مکتبہ عرفان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصاراللہ ...

جن مجالس نے ابھی تک اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری بابت ماہ تبلیغ / فروری مرکز میں نہیں بھجوائی ان سے درخواست ہے کہ جلد اپنی رپورٹ دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ اور آئندہ کے لئے یہ اہتمام فرمائیں کہ ان کی رپورٹ کارگزاری ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز کو روانہ کر دی جائے۔

رپورٹیں مرکز کے مطبوعہ رپورٹ فارم پر ہونی چاہئیں۔ یہ فارم بذریعہ ڈاک جملہ مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری ممانی محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب جو مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب عابد مرحوم کی بیٹی تھیں۔ ۹ مارچ کو مشن ہسپتال سیالکوٹ میں جہاں ۶ مارچ کو ان کا گردہ کا اپریشن ہوا تھا، وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بہت نیک اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں چالیس دن قبل ان کے والد محترم فوت ہوئے تھے۔ گویا مختصر سے عرصہ میں خاندان کو دوسرے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(کوثر سلطانہ بنت چوہدری بشیر احمد صراف سیکرٹری لجنہ اماء الله ڈسکہ)

اعلانات شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۱۔ مرکزی امتحانات انشاء اللہ العزیز مورخہ ۵ جون ۱۹۸۱ء بروز جمعہ منعقد ہوں گے۔

۲۔ مرکزی مقالہ بعنوان جنگ موتہ و غزوہ تبوک۔

حجم :- دس ہزار الفاظ

انعام :- اوّل :- ۷۰۰/- روپے

دوم :- ۵۰۰/- "

سوم ۳۰۰/- "

آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۱ء۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عمر بڑھانے کا نسخہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھا لے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جائے اور خدمت دین میں لگ جاوے آجکل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے ہی خادموں کی ضرورت ہے (الفضل ۲ اکتوبر ۱۹۶۹ء)

احباب کو چاہیئے کہ اس کارگر نسخہ کو استعمال فرمائیں۔ اس کی ایک سہل صورت یہ ہے کہ آپ وقف عارضی میں کم از کم دو ہفتے وقف فرمائیں۔ اس کے لئے دفتر ہذا سے فارم طلب کر کے پُر فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ (حدیث نبوی)

ہر مرض کی دوا ہے سوائے (جسم یا کسی عضو کی) موت کے

آپ مریض ہیں یا معالج

آپریشن سے پہلے!

- دس مرتبہ سوچیئے
- کمر درد ہوں، ناخونہ ہو یا موتیا
- جسم میں کسی جگہ گلٹیاں ہوں رسولی ہو یا کینسر
- بواسیر ہو یا ناسور (فیسچولہ)
- بچوں کے دانت اور اعضاء ٹیڑھے ترچھے ہوں یا
- بیمار دانت ہوں یا ٹانسلز
- پتے اور گردوں میں درد ہو یا پتھریاں
- جلد کے اوپر موہکے ہوں یا چہرہ پر کیل۔
- عورتوں کا بانجھ پن ہو یا کوئی اندرونی خرابی
- بڑوں کے ناخن خراب ہوں۔

ان میں سے ہر مرض کے لئے اپریشن کی بجائے متعلقہ

کیور (CURE) کی تفصیلات کیور ہومیو سسٹم کے لٹریچر میں ملاحظہ فرمائیں۔ لٹریچر دستی یا بذریعہ ڈاک حاصل کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار۔ ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

درخواست دعا

میری بھاوجہ اہلیہ محترمہ میجر ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب لقابوری ان دنوں بہت علیل ہیں۔ گذشتہ دنوں ان کی جوان سال بیٹی اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئی تھیں۔ ڈاکٹری مشورہ پر انہیں بیٹی کی وفات سے مطلع نہ کیا گیا۔ بعد میں بیٹی کی وفات کی خبر سنی تو اعصاب پر بہت بُرا اثر پڑا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(ایچ تو رعلی خان سول لائن لاہور)

ہم اس وقت بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ میرے خاوند کی صحت ٹھیک نہیں میرا چھوٹا بچہ عزیزانعام اللہ بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے خاوند اور بچے کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(والدہ امان اللہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ)

میری بچی عزیزہ صائمہ جبیں ہفتہ عشرہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ خسرہ بھی نکلا ہوا ہے۔ بہت کمزور ہو چکی ہے بچی کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ممتاز بیگم اہلیہ محمد انور صاحب دارالرحمت ربوہ)

میرا لڑکا عزیز محسن احمد بعمر ۲۸ سال مالیخولیا میں مبتلا ہے۔ اور ۱۹۷۸ء سے دماغی توازن خراب ہے تنہائی پسند اور خاموش رہتا ہے۔ بے خوابی کا شکار ہے۔ غیر تعمیری سوچوں میں مستغرق رہتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے نیز کوئی دوست مفید علاج سے بھی مطلع فرمائیں۔ تو ممنون ہوں گا۔

(غلام حسین مشتاق معرفت بشیر احمد بلوچ دکاندار ٹالہی ریلوے سٹیشن ضلع تھرپارکر)

مورخہ ۲۷ مارچ سے ہم نئے گھر میں منتقل ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ نئے گھر کے بابرکت ہونے اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمادیں۔

(نسیم احمد فاروقی۔ سرے انگلینڈ)

میرے والد محترم ملک فضل دین صاحب دمیر بیہ کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ہفتہ عشرہ سے بعارضہ شدید پیشاب بیمار چلے آرہے ہیں۔ جس کی وجہ سے کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔

احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(شمس الدین۔ لاہور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اور تزکیہ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلا تبصرہ

"تمام انبیاء کے متبعین مسلمان ہیں"

جماعت اہل حدیث کے ترجمان ہفت روزہ الاعتصام میں جناب ابو حبیب کراچی کا ایک مضمون بعنوان "اہل حدیث" تمام حقائق کی روشنی میں۔ قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ اس میں وہ رقمطراز ہیں۔

(۱) "اہل حدیث ہمارا عمل اور امتیازی لقب ہے اور مسلمین ہمارا دینی لقب ہے۔ درحقیقت دونوں میں تلازم اور دونوں کا مصداق ایک ہے۔

تمام نبیوں کے امتی مسلمین ہیں

جتنے انبیائے سابقین ہوئے ان کے متبعین کو بھی مسلم ہی کہا گیا ہے۔ اگر آج موسےٰ علیہ السلام کے امتی اپنے آپ کو مسلم کہلانا شروع کر دیں یا جس طرح قادیانی اپنے آپ کو مسلم جماعت کہلاتے ہیں۔ یا جس طرح حنفی شافعی مالکی حنبلی شیعہ وغیرہ حتیٰ کہ بابی اور بہائی بھی اپنے آپ کو مسلم کہلاتے ہیں تو خدارا آپ خود ہی غور فرمائیں۔ کہ آپ ان سے اپنے آپ کو کس طرح ممتاز کریں گے"

(الاعتصام ۲۰ مارچ ۱۹۸۱ء ص۴)

(۲) الاعتصام کے اسی شمارے میں مشہور شاعر جناب عبدالعزیز خالد صاحب کے نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ میں آنے والے ۶ مارچ ۱۹۸۱ء کے طوفان کے بارے میں چند اشعار شائع ہوئے ہیں۔ اس آسمانی آفت میں یہ سارا قصبہ چشم زدن میں ایک بگولے کی زد میں آکر کھنڈر ہو گیا تھا۔ اس نظم کے ابتدائی چھ اشعار بلا تبصرہ درج ذیل ہیں۔

حشر نارنگ

نارنگ کے حسب حال ہے یہ آیت
[illegible] نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ[1]
دھنکی ہوئی اون کی طرح مکان محل
اور انسان بکھرے پتنگوں کی صورت
ہنستے بستے گلی کوچے بنے پل میں
خوشیوں کا مزار، ارمانوں کی تربت
یہ اک ساعت تھی قیامت کی ساعت
ہیبت سی ہیبت عبرت سی عبرت
اے داور محشر اے رب العزت!
یہ قصاص ہے کس شے کا کس شے کی دیت؟
یہ ویرانی، یہ وحشت، یہ دہشت
ہے ہمارے کون سے عملوں کی شامت

[1] ۲: ۲۶۶۔ (آیا اس باغ پر) اک بگولا آگ تھی جس میں ہوا بس جل کے راکھ (وہ چمن وہ میوہ وہ باغ)

(الاعتصام لاہور ۲۰ مارچ ۱۹۸۱ء ص۲)

تقریب شادی

روزنامہ الفضل کے کارکن مکرم منیر احمد صاحب ابن چوہدری سراج الدین صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ کی شادی ہمراہ مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ بنت چوہدری دین محمد صاحب مرحوم چک ۹۳/۶۰R ضلع بہاولنگر مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۸۱ء کو ہوئی۔

ایک روز قبل ۱۸ مارچ ۱۹۸۱ء کو بارات رات ۹ بجے مکرم و محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھاٹی صدر محلہ کی قیادت میں ربوہ سے روانہ ہوئی۔ اگلے روز چک ۹۳/۶۰R میں نکاح کا اعلان مکرم محمد ابراہیم صاحب بھاٹی صدر محلہ دارالنصر غربی نے پانچ ہزار روپیہ مہر پر کیا۔ لڑکی کی طرف سے ان کے بھائی مکرم منظور احمد صاحب ولی تھے۔ رخصتی سے پہلے مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھاٹی نے دعا کروائی۔ اسی روز بعد دوپہر بارات واپس روانہ ہوئی۔

اگلے روز ۲۰ مارچ کو مکرم چوہدری سراج الدین صاحب نے اپنے مکان واقع ۱۵/۶ دارالنصر غربی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس کے نمایاں شرکاء میں محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر و مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم مسعود احمد خان صاحب ایڈیٹر الفضل شامل تھے۔ دعوت ولیمہ کے بعد مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے دعا کروائی۔

احباب سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور جماعت احمدیہ کے لئے نیک نتائج پیدا کرنے کا موجب بنائے آمین

ایک ضروری اعلان

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۴ اپریل ۱۹۸۱ء کی بجائے اب ۵ اپریل ۱۹۸۱ء کو بعد اختتام مجلس مشاورت دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں منعقد ہوگا۔ مجلس عاملہ کے اراکین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ نئی تاریخ نوٹ فرمالیں اور اس اجلاس میں ضرور شریک ہوں۔

چیئرمین انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز

نکاح کی بابت ضروری اعلان

احباب جماعت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ جن نکاحوں کا اعلان مختلف مساجد میں یا مکانات پر کیا جائے۔ ان کی بابت نکاح خوان کو اچھی طرح یہ تسلی کر لینی چاہیئے کہ فارم نکاح پر انچارج شعبہ رشتہ ناطہ اور ناظر صاحب اصلاح وارشاد کے دستخط ثبت ہیں یا نہیں۔ اس کے بغیر نکاحوں کا اعلان قواعد سلسلہ کی خلاف ورزی متصور ہوگی۔

(انچارج شعبہ رشتہ ناطہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نظام کاجل
دواخانہ حکیم نظام جان
پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قابل فروخت رہائشی پلاٹس
- پانچ پانچ مرلہ کے رہائشی پلاٹ بالمقابل دارالنصر شرقی۔
- دس دس مرلہ کے رہائشی پلاٹ نزد مسجد اقصیٰ جانب موضع کھچیاں۔
ٹھاپاتی ہموار زمین۔ سستی قیمت۔ نیز
- اندرون ربوہ و مضافاتی کالونیوں میں سو زوں رہائشی پلاٹس قابل فروخت ہیں
خواہشمند حضرات خدمت کا موقعہ دیں۔
— آپ کا خادم —
چوہدری محمد صدیق پروپرائیٹر فضل عمر پراپرٹی ڈیلر نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

جدید نسخہ جات کا چارٹ
CURATIVE SYSTEM OF MEDICINE
ڈاکٹرز، حکیم اور ہومیو پیتھ حضرات کے لئے خط آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون ۶۰۰/۶۰۲